سوال

ات کی [illegible]

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

شعبان کی پندرہویں تاریخ یعنی شب برات کے موقع پر لوگ مسجدوں میں اکٹھے ہوکر نمازوں اور دعاؤں کا اہتمام کرتے ہیں اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ کیا اس سلسلے میں صحیح احادیث موجود ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ب برات کی فضیلت کے سلسلے میں ایک بھی حدیث ایسی نہیں ہے جسے صحیح قرار دیا جاسکے۔ البتہ چند احادیث کے بارے میں علماء حدیث نے کہا ہے کہ یہ صحیح تو نہیں ہیں البتہ حسن درجے میں ہیں۔ لیکن بعض علماء انہیں حسن بھی نہیں قرار دیتے۔

ان کے نزدیک شب برات کے سلسلے میں وارد تمام حدیثیں ضعیف ہیں۔

 دیث کو حسن بھی تسلیم کرلیں تب بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین اور سلف صالحین سے یہ روایت نہیں ملتی کہ انھوں نے شب برات کے موقعے پر مسجدوں میں جمع ہوکر نمازوں اور دعاؤں کا اہتمام کیا ہو۔ جو کچھ ان روایتوں میں ہے وہ یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

م لَهُم شُرَكـٰؤُا شَرَعوا لَهُم مِنَ الدّينِ ما لَم يَأذَن بِهِ اللَّهُ...۲۱... سورة الشوریٰ

نھوں نے لوگوں کے لیے دین میں ان چیزوں کو شریعت بنالیا ہے جس کا حکم اللہ نے نہیں دیا تھا۔''

ہیے کہ اس رات کو ہم صرف اتنا ہی کریں جتنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور وہی دعائیں مانگیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ماثور ہیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی یوسف القرضاوی

تیوہار اور عید، جلد: 1، صفحہ: 205

محدث فتویٰ